منشور سولان سمہ محتاج بخاتم		باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی		تودیت بلاتوریہ الجمن بتعجیل		کہ یاں صفت و سیرت سرور محمدی	

نمبر ۳۱ جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مطبوعہ ۵ ذیقعدہ

فرمان سولان سلف سابقہ مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدی		توریت وہم الجمن باقتدار تعجیل		چون گشت علم رایت منشور محمدی	

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنا ہی		جو خسرو کشور بقا ہے		جواوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے		خورشید عرب مہ عجم ہے	
عالم ہی قدیر ہے احد ہی		سلطان قلمرو ابد ہے		وہ حافر فرق انبیا ہے		محبوب جناب کبریائی	
مالک رازق کریم خالق		عادل سامع مرید صادق		شاہنشہ کشور نبوت		آرایش مسند شریعت	
خلاق زمین و آسمان ہے		وہ غارس باغ کن فکان ہے		سب پر شرف نبی عیان ہے		وہ علت غائی جہان ہے	
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے		اتھارہ ہزار عالم اوسکے		ای خامہ عیش لکھ بانصاف		منشور محمدی کے اوصاف	
قندیل فلک بو جہہ احسن		شمع مہ و مہر سے ہی روشن		جب سے نکلا یہہ رشک گلزار		نظرون سے گری جہان کے اخیار	
شاہنشہ ملک بے مثالی		محبوب حریم لایزالی		جو فضل و شرف اسے بجا ہے		ہمنام جناب مصطفےٰ ہے	
دیہیم جلال فرق پر ہے		اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے		نور رخ دلپذیر اسلام		ماحی ملل ظہیر اسلام	
خالق ہر چیز کا وہی ہے		صنعت ہر چیز مین رکھی ہے		شمس الاخبار آسمان پر	ق	ہی پیش مسیح نیک اختر	
افعال حکیم لایزالے		ہوتی ہین مصلحت سے خالی		کرتا ہے بقلب زار روشناد		منشور محمدی کی فریاد	
کیا لکھون ثنای ایزد پاک		ارشاد نبی ہے ما عرفناک		چھپتے ہین صحیح سب کو الیف		بے شبہ ہے افسر مخالف	
جب لغت بنی کا وقت آیا		خامہ نے ادب سے سر جھکایا		عمدہ خبر ین لغیس مضمون		ہر لفظ ہی رشک در مکنون	
لولاک لما خلقت الافلاک		آیا ہے بشان شاہ لولاک		ہر سال روپیہ پانچ جووے		اس گوہر بے بہا کو وہ لے	
ای مثل علی رسول امجد		سردار پیمبران محمدؐ		پر شرط ہی پیشگی کی ای یار		ما بعد سے کچھ نہین سروکار	
		اس نظم کو کر چکا جب ارقام		سال و مہ و روز و شب الٰہی		ہو اوسکو بہت جری ترقی	
				توقیع محمدی رکھا نام			

بمبئی

کلے برسون کی کسر امساک دلالون اور مانداز یون کی نکلی
یعنے ۵۶ روپیہ کے خرید کی چیٹھین ۳۰ و ۳۵ روپے مین
یہ باعث کمی حجاج فروخت ہوئین - بتاریخ ۵ سبتمبر انجے
ون کو مسمی حیدریہ آگبوٹ اور ۵ بجے شام کو مسمی زبدہ
آگبوٹ حجاج کو لیکر بندر بمبئی سے جانب جدہ روانہ ہوے
فی آگبوٹ سات سے چار سو یا پانچ سو آدمی گئے ہین کشف الاخبار

اسلام

استغاثہ ارکان مجلس اسلامیہ میرٹھہ

یہہ اخبار اسلام تمام مسلمانون کا قومی اخبار ۲ ربیع الثانی
۱۲۹۹ھ سے ہفتہ وار جاری ہوا ہے اور اسکی قیمت بنظر
رفاہ عام و ترقی اشاعت (معہ) مع محصولڈاک تجویز ہوئی ہے
سچ یہہ ہے کہ اس رکن اسلام اسم بامسمی کو کم خرچ بالانشین
کہنا سزاوار ہی - خدا کا شکر ہے کہ یہہ معین اسلام یہہ وجوہ
عرصہ قلیل مین درجہ اجابت کو پہونچا یعنے بہت اخبارون مین
اسکے ریویو لکھے گئے - اور جو خطوط مہتمان مجلس کے پاس
آئے ہین اونسے کافی ثبوت اسکے مقبول و مرغوب خاص و عام
ہونیکا ہوتا ہے - بالیقین یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان
مین جب سے اخبار کا نام معلوم ہوا اور ہندوستان کے باشندے
اسکے فوایدسے واقف ہوے اب تک کوئی ایسا اخبار نہین نکلا
جو مسلمانون کو نصیحت کرنیوالا اور گورنمنٹ و مسلمانون مین
واسطہ یا وکیل ہونیوالا قوم کی پشت و پناہی کرنے والا ہوتا
وہ یہی اخبار ہے کہ جسمین یہہ جملہ امور موجود ہین - علاوہ
اسکے خبرین امصار و بلاد کی صحیح و تازہ وقت پر دیتا ہے اور
اپنے مضامین اور خیالات ہمیشہ ہدیہ ناظرین الوالابصار

دوسری قوم
کرتا ہی جنسے قوم کو عبرت اور مسلمانون کے
مین عزت و وقعت ہو مزید بران ایک اور خوبی اس اخبار
کی قابل ستایش ہے جو کسی اخبار کو حاصل نہین ہے وہ
یہہ ہے کہ اس اخبار کی آمدنی کسی شخص کی ملکیت نہین
یعنے جو رقم صرف و خرچ اخبار سے بس انداز ہوتی ہی وہ
اہل اسلام کی دینی اور دنیوی بہبودی اور ترقی مین صرف
کیجاتی ہے اسی باعث سے شایقین اخبار اس اخبار کی
خریداری بنظر ثواب و ہم بخیال کار خیر منظور فرماتے ہین
چنانچہ اس اخبار کی اشاعت مین ہمارے ہمعصر جریدہ روزگار
نے ایک عمدہ فقرہ - ہم خرما و ہم ثواب - ارقام فرمایا ہے
وہ کافی و وافی ہے - ہمارا شیوہ خودستائی و خودستائی
کا نہین ہی کہ ہم اپنے منہہ سے آپ اپنی تعریف کرین مگر جو امر
واقعی ہے اوسکے اظہار مین کوتاہی نہین کرتے اور طریقہ
راست گفتاری کو ہاتھ سے نہین دیتے - ہمارے قول کی صداقت
ناظرین خود اخبار کے معائنہ سے معلوم کر سکتے ہین - مشک
آن باشد کہ خود ببوید - نہ کہ عطار گوید - ایک امر قابل
افسوس یہہ ہی کہ مہتممان اخبار کو کامل امید اور توقع یہہ
تھی کہ اہل اسلام اس اخبار رکن اسلام کو اپنا قومی خیرخواہ
و معاون سمجھہ کر ایسی مدد دینگے کہ اسکی ترقی کما ینبغی ہوگی
اور کوئی شہر و دیار ایسا نہوگا کہ جہان کے مسلمان اخبار
کی امداد و اعانت نہ فرماوینگے یعنی بلاد ہندوستان مین
جہان سے کہ وہ مسلمان آباد ہین کہا ایک قومی پرچہ اخبار
وہان ترقی نہ پائیگا بہرحال ہم خوش ہین کہ ہمارا اخبار
اس قلیل عرصہ مین بہت سے اردو اخبارون سے گوی سبقت
لے گیا ہی لیکن جس ترقی کی ہمکو کامل امید تھی وہ ابھی تک معرض

ظہور مین نہین آئی - یہہ کچھہ کم افسوس کی بات نہین ہے
کہ ہندوستان کے بعض قومی اخبار بسبب قومی امداد کے کامل
ترقی پاوین باوجودیکہ اخبار کی آمدنی کا مالک خاص
ایکہی شخص ہو اور ہماری قوم کا اخبار جسکے مالک قوم ہی
ہے اور قوم ہی خریدار ہے ابتک اوسکے صرف دو سو پرچہ
فروخت ہون لہذا ہم اپنی قوم کے سامنے بطور استغاثہ
اس التماس کو پیش کرتے ہین کہ ای ہمارا جان عالی حوصلہ
والا ہم اپنے اس قومی اخبار کی مدد کرو - جسنے ہماری
قوم کی دینی اور دنیوی بھلائی مین کوشش کرنیکا ذمہ
لیا ہے - اور خوش نیتی اور عزم نیک سے اس آیت کریمہ کے
مصداق بنو - و ابتغوا الخیرات و اجعل اللہ جمیعا نواب
احمد اللہ خان صدر انجمن مجلس اسلامیہ میرٹھہ - مولوی
فدا علی پیشکار مجلس اسلامیہ میرٹھہ - سید محمد میر پیشکار
جلسہ منتظمان مجلس اسلامیہ میرٹھہ - سید گوہر علی پیشکار
شعبہ شیعہ - ۹- شوال ۱۲۹۹ھ

بقیہ رسالہ بحث تحریف قرآن

اور اس باب مین جسکی بحث ماسٹر صاحب نے کی ہی مستدرک
حاکم اور در منثور سیوطی بروایت ابی ابن کعب و حاکم ابن
مردویہ بیہقی عبدالرزاق سعید بن منصور بروایت ابن
عباس و موطا امام مالک بروایت عمر بن الخطاب رض و صحیح
ترمذی بروایت عبداللہ بن مسعود و اتقان بروایت
ابن عباس رض و صحیح مسلم و صحیح بخاری و ترمذی بروایت
ابوداؤد و در منثور بروایت ابن عباس اور کتب اصول فقہ
مین شیعہ و سنی دونون نے قواعد جانچنے حدیث صحیح و ضعیف
و موضوع کے مقرر کیا ہے پس ایسی ہفوات واہیہ و کلمات

لاہیہ و ہذیان پر کیا توجہ و التفات کیجاوے اور عیسائیون مین
خانہ روا محمد و محمدیون کا بڑا نام ہے یہہ وہ مثل ہے
پیر من خسپست - اعتقاد من بس پست ۔

اسجگہہ ایک بحث یہہ ہی کہ حضرت مسیح خاتم المرسلین تھے کہ
انکے بعد بھی نبوت باقی رہی -
باعتقاد عیسائیون کے حضرت مسیح پر نبوت ختم ہوگئی مگر انجیل شریف
سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کا سلسلہ باقی ہے متی باب ۱۰
سے ۱۱ تک مسیح ہمکو انتظار بخت کہ نبی ہونگے ایوحنا
باب ۱۴ نمبر ۱ سے ۳ تک حواری نے یہہ قید لگادی ہے کہ جو نبی
مسیح کا اقرار کرے وہ مبعوث من اللہ ہے اعمال باب ۱۳
نمبر ۱ سے ۳ تک مسیح و شمعون و برنباۃ و ساؤل انبیا تھے
باب ۱۱ نمبر ۲۷ سے ۳۰ تک اغابس نبی - ان ایات سے
یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ بعد از مسیح انبیاء ہوئے -

ایک بحث یہہ ہے کہ بعد مسیح مسیحی دین کا نمونہ وطیہ کیا ہے
میان حواریان اسبات مین اختلاف پیدا ہوا کہ نجات کے لیے صرف
انجیل کافی ہے یا کہ عمل تورات و انجیل دونو پر ضرور ہے -
اعمال باب ۱۵ نمبر ۲۸ حواریون مین تکرار کا ہونا خلاتیہ
باب ۲ نمبر ۱۱ پتر کا مختون مین رہنا اور پولوس کا ملامت
کرنا اکرنتھی باب ۱۴ نمبر ۳۴ عمل بشریعت اعمال باب ۱۵
بحث خطنہ خلاتیہ باب ۲ نمبر ۱۱ خطنہ اکرنتھی باب ۷ نمبر ۱
نکاح و بلا نکاح و نمبر ۲۵ تا نمبر ۴۰ - اعمال باب ۱۱ خطنہ
ایضاً باب ۱۶ نمبر ۱ - ۵ خطنہ متی باب ۱۹ نمبر ۱۲ و میہ
باب ۲ نمبر ۲۵ و ایضاً باب ۴ نمبر ۹ خطنہ - ان آیات سے
خطنہ و نکاح کا تکرار رہا حتی کہ کتھلک مین بشپ بلا نکاح
عیسیٰ صفت و زنان پاک تن مریم صفت بلا نکاح گرجون

مین رہتے ہین ہدایۃ المسلمین فصل ۴ صفحہ ۴۴۶ دوسری
صدی فرقہ ابیونی ایتمن منتنی مانگی یہودی شریعت
وعیسوی قانون دونو کو ملاکر کے عمل کرتے تھے متی باب ۵
نمبر ۱۷ یعنے تورات عہد جدید سے منسوخ نہین ہے متی باب
۸ نمبر ۴ قربانی متی باب ۱ نمبر ۷ کلیسیا مسجد چرچ پوپوصاحب
جرمنی جلد ۱ تاریخ کلیسیا مین لکھتے ہین کہ یہودیون
مین خطنہ وقربانی وہیکل حزو شریعت یہودیت کا نشان
تھا رسالہ فلاسفی جان راجرس لوکل پریچر میسن مراد ابا
چھاپہ میسن لکھنو باب ۶ ضرورت اخلاقی شریعت باب ۹
تبدیل انتظام عہد عتیق باب ۱۲ وجہ تعلیم جدید مسیح - صاحب مصنف
مترجم رسالہ انگریزی یعنے
Philosophy of the Jews
of Palestine
کی ایک عقلی دلیل سے انقلاب ملت موسوی وضرورت تعلیم
ملت عیسوی کی کہتے ہین ان مین بھی تسلیم کرتا ہون مگر
جہان یہودیون مین بھی چند فرقہ ومختلف عقاید ومختلف
احکام فقہ کی ہوگئے تب موافق قاعدہ مذکورہ بالا ضرور
ہوا کہ کوئی مصلح فی الدین مبعوث ہو اب اسلام حسب شہادت
اکثر عقلاء وغیر متعصب وتہیت کی یہی رائے ہی کہ مذہب
اسلام جامع احکام تورات وانجیل ہے اور یہہ تو دینوی
تکرار ونفسانیت ہے کہ ہر فرقہ ایک دوسرے کو باطل کہتا ہے
مگر ایسی رائے قایم وبحال نہین رہتی ہے تعصب کے دیوار ضرور
سیلاب دلایل عقلیہ ونقلیہ سے منہدم ہو جاتی ہے -
عیسائی یہہ بھی کہتے ہین کہ شریعت تورات کے مخصوص ایک
قوم کے لئے تھی دایمی نہین ہے مثلاً ختنہ یہہ ایک علامت
خاندان میان اولاد ابراہیم کے قرار دیا تھا کہ غیر قومون کے لئے اور

تقرب نزد خدا ایمان ویقین سے ابراہیم کو حاصل ہوا
نہ کہ ختنہ سے -

جواب ہان بسا احکام موسوی خصایص قومی پر تھا
اور بسا احکام سنن دایمی مگر یہود دونون کو دایمی سمجھے
رہے اور عیسائی دونو کے تارک ہوگئے یہہ افراط وتفریط
جانبین سے سرزد ہوی خدا نے استمراری حکم جو کہ فرمایا ہے
اور وہ فقہ عبادات ومعاملاتی ہی مین نوٹ اسجگہہ پر
لکھتا ہون پیدایش باب ۳۰ نمبر ۲۲ خروج باب ۲۱
نمبر ۱۱ و ۱۴ و ۱۱ - استثنا باب ۱۷ نمبر ۱۷ اصموئیل
باب ۴ نمبر ۱ و ۲ و ۱۱ و ۲۰ - اصموئیل باب ۲۵ نمبر ۲۲
و ۲۳ و ۲ اصموئیل باب ۱۲ نمبر ۸ و ۲ اصموئیل باب ۵ نمبر ۱۲
قاضی باب ۸ نمبر ۲۰ - ایضاً باب ۱۰ نمبر ۴ عبرانیہ باب
۱۳ نمبر ۴ متی باب ۱۹ نمبر ۵ پیدایش باب ۲ نمبر ۱۸
و ۲۰ استثنا باب ۲۱ نمبر ۱۴ - ایضاً باب ۲۴ نمبر ۱
عزرا باب ۱۰ نمبر ۳ یشوع باب ۱۳ نمبر ۲۳ و ۳۰ -
قاضی باب ۱۹ نمبر ۲ انتہی باب ۵ نمبر ۸ امثال
باب ۳۰ نمبر ۲۱ و ۲۳ اکر نہتی باب ۷ نمبر ۱۵ متی باب
۵ نمبر ۱۷ - ان آیات کا نتیجہ یہہ ہے کہ تغیر شریعت
موسوی کا ہونا بھی صحیح اور شریعت عیسوی نے بسا
احکام تورات کو بجنسہ اپنی حالت پر بحال بھی رکھا پس
جن وجوہ سے تغیر واصلاح دینا حضرت عیسیٰ کا صحیح ہوگا
انہین وجوہ سے جب وہ اسباب مجتمع ہوکر پائی جاوینگے
کسی نبی مصلح فی الدین کا اصلاح وترمیم کرنا باعث اعتراض
کا نہوگا بلکہ عین حق وصواب عند العقلاء والمنصفین
متصور ہوگا - فقط ؛ -

منشور محمدی

حصہ ۲ واقعات صلیب یا مسیحی مذہب کے غلطیان

ایہا الناظرین تھوڑا عرصہ گذرا ہے یاد ہوگا کہ مین نے اس مضمون کے پہلے حصہ مین ایک وعدہ کیا تھا کہ عوام مسیحی علماؤن کے جو خیال مسئلہ صلیب کے بارہ مین ہین آیندہ کسی نہ کسی وقت تحریر کرونگا مگر مین آج نہایت ہی خوشی ظاہر کرتا ہون کہ آج مین اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے لگا - وما توفیقی الا باللہ ٭

عیسائی بھائی حضرت علیہ السلام کے نہ مرنے پر اپنے خیال مین یہہ سمجھے ہین کہ اگر صلیب پر حضرت عیسیٰ نہین مرے تو ہماری نجات اور ہمارے مکتی ہو چکی - اور اس عقیدہ کو اس اصول اور بنا پر ظاہر کرتے ہین کہ آج تک جتنے نبی - پیغمبر - اور رسول آدم سے لی یوحنا تک آئے ہین اونمین کوئی ایک بھی ایسا نبی نہین جو اپنے امت کا شفیع اور تمام مخلوق کا قیامت کو منجی ہو سکے - پس اس خیال کو اصول بنا کر اور اس بنا کو مدنظر رکھ کر وہ خود خدائے تعالیٰ کا مجسم ہونا لازم جان کر ہنود کے طرح مسیح کو خدا کا اوتار مانتے ہین - اور ذات الٰہی کی صورت یون ظاہر کرتے ہین کہ باپ - بیٹا - اور روح القدس تین اقانیم ہین اور ہر ایک اقنوم کو شان الوہیت کے درجہ پر قرار دیتے ہین گو بظاہر انکا یہہ اصول ہنود کے - برہما - شو اور وشن کے طرح پر ہے پر انجیل کی تعلیم کے برخلاف یہہ اعتقاد ہے - مانا کہ شان الوہیت ہر ایک مین ایکسان اور درجہ و حدانیت تینون اقانیم مین برابر برابر ہے تو اسکا ثبوت کرنا بائبل مقدس سے ضروری ہوگا اور اگر کسی ایک کا درجہ دوسرے سے کم یا زیادہ ہوگا تو اسکا ثابت کرنا فرض ہوگا چونکہ پہلی بات کا ثبوت کسی ایک باب کے کسی ورس مین نہین تو ہم دوسرے کا ثبوت قلمبند کرتے ہین - جب انجیل اقدس مطالعہ کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کا مرتبہ تیسرے سے کمتر ہوتا ہے اور طرفہ تر یہہ کہ حضرت مسیح درجہ مین سب سے چھوٹے ہوتے ہین اب اس بات کا ثبوت لو - حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابن آدم کے (حضرت مسیح) حق مین برا کہے گا اوسکی معافی ہو جاویگی اور جو کوئی روح القدس کے حق مین برا کہیگا تو اسکی معافی نہ اس دنیا مین ہوگی نہ اس دنیا مین ہوگی (متی ۱۲ - ۳۲) اس بات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا درجہ روح القدس سے چھوٹا تھا پھر حضرت مسیح اپنے معجزون کے ثبوت کا اظہار (جیسا کہ اور انبیاؤن کا قاعدہ تھا) اس طرح سے ذکر کرتے ہین کہ جو کچھ وہ کرتے ہین خدا کے طاقت سے کرتے ہین چنانچہ لکھا ہے مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ بیٹا آپ سے کچھ نہین کر سکتا مگر جو کچھ کہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے (یوحنا ۵ - ۱۹) اس آیت سے بھی ناظرین انصاف پسند کو بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح باپ کے (خدا) درجہ کو اپنے درجہ پر مقدم رکھتے ہین اوپر ثبوت ہو لیا ہے کہ روح القدس کا درجہ حضرت عیسیٰ سے بڑا ہے اور اب یہان خدا کا درجہ حضرت سے بلند ہے تو حضرت مسیح کا درجہ سب سے کم ٹھہرا - یہہ ثبوت کوئی صرف اسیطرح پر ہی نہین ہو سکتا بلکہ اور بھی بہت طریق ہین چنانچہ حضرت مسیح اکثر جگہہ اپنے درجہ سے خدا اور روح القدس کا درجہ افضل جانتے تھے اور اکثر عجز و انکسار خدا کے سامنے

دکھلاتے تاکہ کوئی شخص انکو خدا کے برابر نہ کہے- اسی مطلب
کو خیال کرکے اکثر شاگردون اور حواریون کے ساتھ جو اون کے
گواہ تھے جگہہ جگہہ پر دعائین مانگتے تھے نہ صرف یہہ بلکہ اون کو
دعا تعلیم کرتے تھے (لوقا ۱۱-۱) اور حضرت کا اپنا یہہ حال تھا
کہ معاملہ صلیب مین بھی دعا کرتے رہے- اور سنیے کہ حضرت
مسیح چہ جائیکہ خدا یا خدا کے اقنوم کہلائین اپنا درجہ ایسا
حقیر ظاہر کرتے ہین کہ عقل حیران ہو جاتی ہے چنانچہ نیک
کا لفظ بھی اپنے اوپر بولنے سے لوگون کو روکا یہہ کہتے
ہوئے کہ نیک کوئی نہین مگر ایک خدا (متی ۱۹-۱۷)
گناہ کے معافی کا بپتسمہ (جو عام گناہ گارون کو دیا جاتا
تھا) پانا یوحنا کے ہاتھون سے کوئی عار نہ سمجھا-
(مرقس ۱-۴ و ۹) انجیل موجودہ مین حضرت مسیح کے
زبانی یہہ جو مرقوم ہوا ہے کہ مسیح نے سردار کاہنون سے کہا
کہ مین خداوند خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھون گا یہہ صرف کلمہ
تعضیلیہ ہے چنانچہ اور انبیون نے بھی اپنے اپنے حق
مین کہا ہے کہ خدا میرے دہنے ہاتھ ہے (زبور ۱۶-۸ و زبور
۷۳-۲۳ و ۱۱۰ زبور-۵)
کیا عمدہ بات ہو اور کیا خوب نتیجہ ظاہر ہو جاوے کہ ہمارے عیسائی
بھائی بھی انجیل مقدس کی تعلیم کے منشا کے موافق اس
باپ- بیٹا اور روح القدس کے یہ تفسیر سمجھین-
یہی انکا مطلب بیان کیا کرین اور اسطرح پر ہر ایک کی مراد
لیین باپ سے خالق حقیقی جیسا سب انبیا اور رسول نے
مانا ہے اور بیٹے سے حضرت مسیح مثل ایک نبی کے جیسا کہ
خود حضرت عیسیٰ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے کہ
ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا جانین

اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے (اس لفظ کا ترجمہ
عربی مین رسول کا ہے) جانین (یوحنا ۱۷-۳) اور
روح القدس کے معنے الہام کے لین جیسا اور نبیون نے کیا ہے
خود حضرت مسیح نے الہام کے معنے روح القدس کے کیے ہین
(لوقا ۲۴-۴۹ متی ۱۰-۱ و یوحنا ۲۰-۲۲) اور کبھی
الہام کے معنے جبرائیل فرشتہ کے بھی کیے جاتے ہین-
(دانیال ۲۴-۲۱) جب عیسائی بھائی اس عقیدہ پر
چلین گے تو برسون کے مناظرے مدت کے جھگڑے ایک دم
مین فیصل ہو گئے کیونکہ یہہ تعلیم انجیل کی منشا کے موافق
ہی نہین بلکہ اہل اسلام کے بھی مطابق ہے اور اسپر سب
مسلمانون کا اتفاق ہے چنانچہ صفت ایمان مین ہے-
آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ
یعنے ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور اسکے فرشتون
کے اور اسکے کتابون اور اسکے رسولون کے-
مسیحی بھائی اس باپ بیٹے اور روح القدس کے ماہیت
کی بابت یون بیان کرتے ہین کہ بھلا اگر یہہ سب ماہیت مین
علیحدہ علیحدہ تھے تو مسیح کے اس کہنے کا کیا فائدہ ہوا کہ
باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے اصطباغ دے
(متی ۲۸-۱۹) واجب تھا کہ یون فرماتے کہ باپ بیٹے
روح القدس کے ناموں سے اصطباغ دو یہہ خیال بالکل نادرست
ہے کیونکہ جب آدم علیہ السلام کے پاس قسم قسم کے چرند
و پرند لائے گئے تو حکم ہوا کہ ہر ایک جانور کا نام رکھے
(پیدائش ۲-۱۹) نہ کہ ہر ایک جانور کے نامون رکھی
اس مذکورہ بالا اعتقاد سے کسی مسلمان کو کیا بلکہ کسی
یہودی کو بھی کچھہ انکار نہ ہوگا- اور سارا جھگڑا ابھی

فیصلہ ہو جائیگا - نہ صرف یہہ عقیدہ سب نبیون ہی کے
موافق ہوگا بلکہ سب مذہبون والے سوائی دہریہ کے
مانینگے اور برہمو اور آریا بھی اسسے انکار نہ
کرینگے یہانتک کہ کوئی متنفس سر نہ پھیرے گا -
عیسائی جو مطلب بیبل سے نکالتے ہین جسکا بیان مفصل
ہو چکا ہے) اس سے سب انبیاء سابق پر اور اون کے
قول و فعل اور صحایف پر جھوٹے ہونے اور خائن ہونے کا
الزام لازم آئے گا کیونکہ انھون نے جگہہ بجگہہ اس حقیقی تعلیم
تثلیث کو چھپاکے اور اس اصلی مطلب تثلیث سے
در گذر کرا ایک ایسی نئی اور انوکھی تعلیم توحید جسمین اور تثلیث
مین نور و ظلمت کا فرق ہے اپنے طرف سے تعلیم کی -
ہر ایک فرد جانتا ہے کہ جو نجات کا اصول بابا آدم کے
وقت مین تھا وہی حضرت نوح کے وقت اور جو راہ راست
ابراہیم اور اسحاق کے عہد مین تھا وہی یعقوب اور یوسف کے
زمانہ مین جو جو ہدایت کے طریق بسعیاہ اور یرمیا کے دور دورے
مین تھی وہی ذکریا اور یحییٰ کے وقت - علی ہذا القیاس وہی
اصول حضرت عیسٰی مسیح کے وقت مین بھی ہونا چاہئے کیونکہ
کسی آدمی کو جسمین ذرہ سی بھی عقل ہوگی کب اعتبار ہو سکتا
ہے کہ جو حکم خدا کا پہلے ہی سے چلا آتا ہے وہ حضرت مسیح کے
عہد مین آن کے یکقلم منسوخ ہو جاوے - اور تمام نظم و نسق
الٰہی ایک تبا مین گر جاوے اور دم کے دم مین تغیر و تبدل
ہو جاوے - ہم کئے ایک مقام مین عہد عتیق کے صحیفون
اور عہد جدید کے کتابون سے جنمین سے خدا کی توحید صاف
صاف پائی جائے نقل کرینگے اگر اسکے مقابل مین عیسائی
بھائی ایک آیت بھی (جسمین تثلیث کا مضمون ظاہر طور

پر بے تاویل صحیح صحیح معلوم ہو) دکھائین تو انکے اور ہمارے
لئے ایک بڑی بہتر بات ہوگی اور ایک امر متنازعہ فیہ کا فیصلہ
ہو جائیگا - نہ صرف یہہ ہے بلکہ مخلوق خدا کو بھی بڑا فائدہ
ہوگا - ہان - ہم دستبستہ عرض پرداز ہین کہ پادری
عماد الدین صاحب جیسے ثبوت پیش کرین جن مین ایسا مضمون
پایا جاوے کہ ابراہیم کے پاس تین فرشتہ آئے تو تثلیث
ثابت - یسعیاہ نے تین دفعہ قدوس قدوس قدوس کہا
تو تثلیث ثابت - دانیال نے دن مین تین دفعہ نماز پڑہے
اور بنوقدنضر نے تین آدمیون کو آگ مین ڈالا تو تثلیث
ثابت - اگر اسطرح پر ہی ثابت کرنا ہی تو ہم سات سات بارہ
بارہ تینتیس ۳۳ چالیس اور ستر ستر ثابت کر دیتے
ہین خدا نے ہفتہ سات دن بنائے - اور ہفتون کے برس
بنانے چاہے تو سات سات برس کا ایک ہفتہ بنایا (دانیال
کے ہفتہ مشہور ہین) مسیح کے بارہ شاگرد تھے بنی اسرائیل
اور اسمٰعیل کے بارہ بارہ فرقہ تھے تو بارہ بارہ خدا ثابت مسیح
اور یوحنا کے ۳۳ برس کے عمر تھی تو ۳۳ اقنوم ثابت -
بنی اسرائیل چالیس برس جنگلون اور بیابانون مین پھرتے
رہے تو چالیس اقانیم ثابت موسیٰ نے چالیس دن تورات
کے لینے سے پہلے روزہ رکھی چالیس خدا ثابت - الیاس
بنی اسرائیل اور مسیح نے چالیس چالیس دن برابر روزہ
رکھے تو چالیس اقانیم لو اور سنو لکھا ہے کہ بنی اسرائیل جو
مصر مین آئے ستر (۷۰) جانین تھین تو ستر اقانیم
ثابت موسیٰ نے جو کوہ سینا کے جلوہ دکھانے کو ستر
آدمی کھڑے کئے تو اس سے بھی خدا کی (۷۰) ستر اقانیم
ہوینگا ثبوت اظہر من الشمس ہے ہیکل کی بربادی نئی عہدنامہ کے

مطابق حضرت یسوع مسیح کی پیدائش سے ششتر برس بعد
ہوے اور علی ہذا القیاس ہم سو ہزار دس ہزار تک کے خدا
کی اقانیم ثابت کرسکتے ہین - اور حضرات عیسائی بھائی
جو یوحنا کے پہلے باب کے پہلی اور دوسرے درس سے تثلیث
کا ثبوت اور مسیح کا خدا ہونا بتاتے ہین آجکل کے یونانی
کتابون مین اسمین کچھ شک نہین کہ اسیطرح پر ہے جیسا کہ
حال کے اردو ترجمہ مین لکھا ہے - کہ ابتدا مین کلام تھا
اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا وہی ابتدا
مین خدا کے ساتھ تھا (یوحنا کی انجیل ۱ - و ۲) مگر جب
زمانہ ماضی کے طرف دیکھا جاتا ہے تو اور ہی گل کھلتے ہین
چنانچہ قدیم معتبر نسخہ یونانی کلیمنس الک اندریانوس
مین پہلی آیت کا تیسرا جملہ یون لکھا ہی کہ کلام خدا
مین تھا جو حال کے نسخون مین بدل بدلکر کلام خدا تھا
بنگیا ہی اور دوسرے آیت کا حال تو اس سے بھی عمدہ ہے
چنانچہ بڑے بڑے علما و فضلا مثل گری سیاخ اور متہانی
نے جب قدیم اور معتبر پرانی کتابون سے مقابلہ کیا تو قدیم
نسخون مین اس درس کو نہین پاتے -
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ کی اصلیت کا خیال حواریون نے
یونانیون سے لیا ہے جیسا کہ اس زمانہ کے کتب تواریخ کے
مطالعہ سے بخوبی ثابت ہے - مین فیلو یہودی فیلسوف
الکندری اس کلمہ کے اصلیت کا جسے یونانی مین کہولوس
کہتے ہین بڑا موید تھا اور معلوم ہوتا ہے اسی خیال کو مدنظر
رکھکر - اگر ناظرین سے کسی صاحب کو فیلسوف الکندری کا
حال اور مسئلہ تناسخ اور کلمہ کی اصلیت کا بیان صحیح صحیح اور
پورا پورا دریافت کرنا منظور ہو تو جناب مسٹر ایڈورڈ -

گبن صاحب کی کتاب روبتہ الکبریٰ کے ۱۵ باب کے مطالعہ کرنے
اپنی کتاب مین یوحنا صاحب نے لکھہ مارا ہے - اس بات سے
کچھہ تعجب نہ کرنا چاہیے کہ ایک ایسے الہامی شخص سے یہہ بات
ظہور مین آئی ہو کیونکہ حضرت یوحنا نے تو تناسخ کو بھی مان
لیا ہے جسکا مفصل حال آگے ہو چکا (مسٹر محبوب مسیح بندا لکھی
کے سوالون کے جواب بمد الہام حضرت یوحنا)
قطع نظر اسکے اگر ہم موجودہ نسخون مین ان ہر دو آیات کو
جعلی قرار نہ بھی دین تو بھی ہمارا مطلب فوت نہین ہوتا - ابتدا مین
کلام تھا - کلام کے خدا کے ساتھ تنہا کلام خدا تھا اور وہی
ابتدا مین خدا کے ساتھ تنہا - اب ہمکو سب سے پہلے کلام کے معنے
بیبل سے دریافت کرنا چاہیے بعد از جستجوی تمام معنی کلام
دو ہین ایک حکم دوسرے بات کے - حکم کے معنے اسطرح پر کہ
جب کچھ نہین تھا خدا کے ساتھہ کلام تھا اسوقت خدا نے
زمین کو کہا بن اور وہ بن گئے اور آسمان کو کہا بن جا اور
وہ بنگیا - غرض کلام کے معنے وہان اطلاق ہوتے ہین جہان
بے مدد کسی اور شئی کے خود بخود کوئی چیز بن جاوے اور
وہین کلام کے معنے حکم کے لگتے ہین چنانچہ حضرت داؤد
علیہ السلام نے اپنی کتاب مقدس مین اسکی تفسیر بہت عمدہ
طور پر کردی تھی - چنانچہ لکھا ہی کہ خدا کے کلام سے آسمان
بنائے گئے اور اوسکی منہہ کے دم سے تمام چیزین بنائی گئین
(۳۳ زبور - ۶) اور بات کرنے کے معنی بیبل کے مقامات
ذیل سے ثابت ہین - ۱۱) ابرام پر خدا کا کلام نازل ہوا
اسحاق پر خدا کا کلام نازل ہوا موسیٰ پر یسعیاہ یشوع
یرمیا - ذکریا - حنوق - الیسیاع اور الیسع پر خدا کا
کلام نازل ہوا - اب ان دونون معانی مذکورہ بالا سے

کون سے معنی یوحنا کے پہلے باب کے پہلی اور دوسری آیت پر لگتے ہین پس اول معنی ہی دلالت کرینگی - مثلاً آدم کلمۃ اللہ زمین کلمۃ اللہ - آسمان کلمۃ اللہ مسلمانون مین بھی ہے ایسا ہی مسیح کلمۃ اللہ کہلانے اگر کلمۃ اللہ ہونے کے باعث حضرت مسیح ابن اللہ ہین تو زمین آسمان اور سب مخلوق جو کلمۃ اللہ ہے اور ابن اللہ ہے پس یہہ باعین اہل اسلام کے اعتقاد کے مطابق ہے -

اور عیسائی بھائی اپنے خیال مین یہہ جو سمجھے ہوے ہین کہ حضرت مسیح خدائی کا دعوی کرنیکے واسطہ ہی مصلوب ہوے بالکل غلط ہے ہم اوس گفتگو کو جو حضرت مسیح اور یہودیون کے درمیان ہوئی تھی مفصل تحریر کرتے ہین تاکہ پڑنے والون پر بخوبی ظاہر ہوجاوے کہ حضرت مسیح نے دعوی الوہیت کیا یا دعوی الوہیت کرنے والون کی تردید کی - یسوع نے انہین جواب دیا مین نے اپنے باپ کے بہت سے اچھے کام تمکو دکھاے ہین انمین سے تم مجھے کس کام کے لئے پتھراؤ کرتے ہو - یہودیون نے اسے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہین بلکہ توکفر بکتا ہے اس لئے پتھر مارتے ہین - اور انسان ہوکے خدا کا بیٹا بنتا ہے یسوع نے جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت مین یہہ نہین لکھا کہ مین نے کہا تم خدا ہو جبکہ اوسنے اونہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہین کہ کتاب باطل ہو (یوحنا ۱۰ باب - ۳۲ سے ۳۶) کلام مذکورۂ بالا مین حضرت مسیح کا اشارہ عہد عتیق کیطرف ہے جسکی عبارت اسطرح پر ہے خدا نے موسیٰ کو کہا کہ دیکھہ مین نے تجھکو فرعون کے لئے خدا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا - (خروج ۷ - ۱) مین نے کہا کہ تم خدا ہو اور تم سب تعالیٰ کے فرزند ہو (زبور ۸۲ - ۶) جب یہودیون نے حضرت مسیح کے خدا کے بیٹا کہنے سے دعوی الوہیت کا سمجھا تو حضرت عیسیٰ نے انکی کم فہمی کے باعث انکے سمجھانے کے واسطے ان حوالون کو پیش کیا اور کہا کہ میرا خدا کا فرزند کہلانا اسی باعث اور اسی طرح سے ہے جیسا کہ مذکورۂ بالا حوالون مین ہے - اگر شروع سے دیکھا جاوے تو یہہ ۸۲ زبور حکام کے حق مین حضرت داؤد تحریر کرتے ہین اگر حضرت مسیح الوہیت کے دعوی کرنے سے مصلوب ہوے اور دعوی الوہیت کا کیا تو ایسا دعوی کرنیوالا کے واسطہ توریت مقدس مین یہہ سزا تجویز کی ہوی ہے کہ جو جان خدا کے حق مین کفر کہے گی مار جائیگی (احبار ۲۴ - ۱۶) (استثنا ۱۳ - ۱ سے ۵) خیال کرنیکی بات ہے کہ اگر حضرت مسیح کا صلیب پر مرنا ثابت ہے اور وہ دعوی الوہیت کے واسطہ مصلوب ہی ہوے اور عیسایون کے زعم کے موافق سچے ہے تو توریت کی جنہین عیسیٰ ہاتھہ پر ہاتھہ کر کہتے ہین کہ مین اسے جھٹلانے نہین بلکہ پورا کرنے آیا ہون ناکذب لازم آتی ہے کیونکہ اسمین ایسے آدمی کی سزا جو خدا کے حق مین کفر بکے (سب نبی جسکی منشا پر متفق ہین کہ خدا کے سوا کوئی اور خدا ہی نہین) قتل کرنے کے لایق ہے جیسا کہ اوپر بیان ہولیا - ہای عیسائی بھائی یہی خواہ مخواہ حضرت عیسیٰ کو اس جرم کفر اور دعوی الوہیت کا مرتکب ہین حالانکہ وہ اس جرم سے بری ہین - اب اگر عیسائی صاحبان یہہ خیال کرین کہ پلاطوس رومی حاکم نے مسیح کو کیون صلیب دی تو درحالیکہ اوسکے انکھہ مین یہودی - رومی اور مسیح سب یکسان تھے تو ہم کہینگے کہ پلاطوس تو اوسے پہلے رہا کر چکا تھا مگر جب یہودیون نے بغاوت کا الزام مسیح پر قایم

کیا تو ناچار اوسی قوم کی بات پر گمان دہرنے اور مسیح کے گفتگو سے چشم پوشی کرنی ضرور ہووے - اگرچہ وہ پہلے کہہ بھی چکا ہتا کہ دوسرے شخص کو صلیب دو اور مسیح کو چھوڑ دو اس الزام مین بھی آپ پرے رہے (یوحنا ۱۸-۳۸) اور حضرت مسیح کے اس کہنے سے کہ باپ مجھ مین اور مین باپ مین ہون) بھی تثلیث ثابت نہین ہوتی - کیونکہ یوحنا ایسے محاورہ کو حضرت مسیح کے تابعدارون پر بھی لگاتا ہے (انجیل یوحنا ۱۷ باب)

۵) (خط اول یوحنا کل ۵ باب)

اب ہم ان آیات کو جو توحید کے بارے مین ہین اور جنکا دعوی اوپر بیان کرآئے ہین اور جن سے توحید نص صریح سے بلا تاویل غیر مقبولہ ثابت ہی بیان کرتے ہین -

(ا) میرے حضور تیرا کوئی دوسرا خدا نہو (خروج ۲۰-۳)

(ب) میرے حضور تمہارا کوئی دوسرا خدا نہو (استثنا ۵-۷)

(ج) سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایک ہی ہے (استثنا ۶-۴)

(د) مین ہی خدا ہون جو کہ میرا نام ہے مین اپنا جلال اور کسیکو نہ دونگا (یسعیاہ ۴۲-۸)

(ھ) تیری رہائی دینے والا اسرائیل کا اکیلا قدوس ہے (یسعیاہ ۴۱-۱۴) (و) مین ایک خدا ہون اور میرے سوا کوئی دوسرا خدا انجات دینے والا نہین (یسعیاہ ۴۳-۱۱)

(ز) خداوند نے اسطرح کہا ہی کہ تمہارا انجات دینے والا اسرائیل کا خدا ایک ہے (یسعیاہ ۴۳-۱۴)

(ح) کیا یہان کوئی خدا میرے سوا ہے کوئی نہین مین جانتا ہون کوئی نہین (یسعیاہ ۴۴-۸)

(ط) اسیطرح اسرائیل کے بادشاہ خدا نے فرمایا ہی اور اسکی رہائی دینے والا رب الافواج نے کہا ہے مین ہی اول اور آخر ہون اور میرے سوا کوئی خدا نہین (یسعیاہ

(ی) مین خدا ہون میرے سوا کوئی خدا نہین - (یسعیاہ ۴۵-۵) (ک) مین ہی خدا ہون میرے سوا اور کوئی نہین (یسعیاہ ۴۵-۱۸)

(ل) کیا مین خدا نہین ہون میرے سوا کوئی سچا اور بچانے والا خدا نہین (یسعیاہ ۴۵-۲۱)

(م) مین ہی خدا ہون اور کوئی نہین خدا (یسعیاہ ۴۶-۹)

(ن) تمکو جاننا چاہئے کہ خداوند ایلاہی اسکے سوا کوئی دوسرا نہین (استثنا ۴-۶)

(س) وہ تو اسرائیل کا اکیلا قدوس ہے (زبور ۷۱-۲۲)

اب جب اسطرح توحید ثابت ہوگئی تو باقی مسایل پر آیندہ بحث ہوگی - الراقم غریب قوم کا خیر خواہ امرتسر

روح القدس کی اولٹی تاثیر

مولانا محمد شریف صاحب! حضرت السلام علیکم -

آپ خیال تو کرتے ہونگے کہ یہ نامہ نگار کہان غوطہ مار گیا جو دو دو ہفتون سے اوسکا پتہ ہی نہین - ایسی بیرونی تو نہین چاہئے - قبلہ آپکا خیال درست ہے مگر بندہ بھی خالی خولی نہین بیٹھا تھا - اس مرتبہ اپنے عیسائی بھائیون کے جماعتون مین دبکی مار گیا تھا بھلا چیز تو لینے چاہئے - بہت دن گذرے عیسائی بھائیون اور بہنون کی کچھ خبر نہین ملی - چنانچہ دور کی کوڑی لایا ہون - حضرت مین تو نورد - اخبار لودیانہ مین آئے دن عیسائی مذہب کی ترقیون کی رپوٹین پڑھ پڑھ کر نہایت خوش ہوتا تھا کہ شکر ہے پروردگار کا ہمارے ملک اور دوسرے ملکون سے پادری صاحبون کی وعظ کے بدولت بت پرستی - اور زناکاری - دروغ گوئی - خیانت وغیرہ تو کم ہوی -

نور و اخبار کے اوپر پادری صاحب ہر ہفتہ کسی نہ کسی
ملک اور ضلع کی رپورٹ ہر گھسیٹتے ہین اور خوش ہوتے
ہین - آپ لکھتے ہین امریکہ مین گذشتہ ہفتہ مین دو
ہزار آدمیون نے بپتسما پایا - چین مین بیس ہزار عیسائی
ہوے اور گناہون سے توبہ کی - جاوا مین اکیس ہزار نے
گناہون سے باز آکر دین مسیحی قبول کیا - حبش مین بارہ ہزار
ایکبس مین مسیحی ہوے وغیرہ وغیرہ - چونکہ ہمنے انجیل موجودہ
مین پڑہا ہی اور پادری صاحبون کی زبانی سنا ہی کہ
جس شخص پر روح القدس نازل ہوتی ہے وہی دین
مسیحی کو قبول کرتا ہے لہذا ہم سمجھتے تھے کہ جب روح القدس
(پاک روح) آدمی کے دل مین آگھسی تو وہ گناہ کب کرنے
لگا ہے اور پادری صاحب موصوف بھی یہی لکھتے ہین کہ اون
ایمان لانے والون نے گناہون سے توبہ کی ظاہر ہی کہ توبہ کے معنے یہ
ہین کہ جس کام سے آدمی نے توبہ کی (عہد کیا) وہ اوس کام کو
ہرگز نکریگا - اور جو کیا تو توبہ کہان رہی اور جب توبہ
ہی درست نہین تو وہ عیسائی کیا خاک ہوگا - غرض ایسے
ہی خیالات نے ہمارے دل کو گدگدایا کہ چلو خبر تو لین
عیسائی بھائی اور بہنین سچ کہتے ہین یا نراد ہکوسلا ہی
ہے - چنانچہ تحقیقات کی تو سارا دہکوسلا ہی دھکوسلا
نکلا - قلعی کھل گئی - جیسا کہ ذیل کے پھر کہنے سے معلوم ہوگا
چند روز ہوے لکھنو کیطرف سے ایک عیسائی
نیک بی بی تشریف شریف کا ٹوکرا اجمیر شریف مین لائی تھین
پڑہی لکھی بول چال خاص ہندوستانی مگر لباس انگریزی
ذیل ڈول ڈبل تھا تو بھی نوجوان ہونیکر
باعث خوبصورت معشوقانہ انداز رکھتے تھین - یہان

کے پادری صاحب اور میم صاحبہ اس نیک بی بی کو گاڑی مین بٹہا
خود بیٹھکر شہر بھر کے شریفون کی عورتون مین اور لڑکیون
کے مدرسون مین دن بھر لئے پھرتین اور ہندو مسلمانون کی
عورتون کے روبرو اس نیک بی بی کی بڑی تعریف کرتین اور
کہتے کہ یہہ بی بی خاندان نوابون سے ہے اور روپیہ بھی پاتی ہی
امیر کبیر کی بہو بیٹی ہے مگر مسیحی دین کو دین الٰہی سمجھکر عیسائی
ہوگئی ہے دیکھو دیکھو ایسے ایسے امیر کبیر گھر کی عورتین بعد تحقیقات
کامل مسیحی ہوگئے ہین آپ لوگ بھی اس نیک بی بی کا نمونہ
پکڑو - معقول! اس پاک باز عورت کو منشی محمد شاہ صاحب
عیسائی واعظ کے گھر مین پادری صاحب نے ٹھہرا رکھا تہا -
حضرت ۹ مہینہ پورے گذرے تو بی بی صاحبہ مذکورہ نے
لڑکی جنی ہر چند پادری صاحب اور میم صاحبہ نے چھپانا چاہا
مگر یار لوگون سے کب چھپا سکتے تھے اب بی بی صاحبہ کو مشن سے
علیحدہ شہر مین ایک عیسوی واعظ کے گھر مین پوشیدہ
رکھ چھوڑا ہے ایکروز مینے میم صاحبہ پادری صاحبہ سے پوچھا
کہ کیون جی اوسی نیک بی بی کا نمونہ پکڑنے کے لئے ہندو
مسلمانون کی عورتون کو آپ فرماتے تھین نا - اگر خدانخواستہ
بیچارے بھلے مانسون کی بہو بیٹیان اوس حرام کار کا نمونہ
پکڑ لین تو غضب ہو جاتا یا نہین؟ یہہ سنکر میم صاحبہ نے اول
تو منہہ بنا لیا - پھر تیوری چڑہا دانتون مین زبان کو دبا کر
بولین چپ چپ چپ خبردار اسکا فک بات کسی کی روبرو مت
بولو - ہم لوگ نے اوس عورت کو جماعت سے خارج کر دیا ہی اور وہ
بچہ یہان کے کسی آدمی کا نہین ہے اوسکے اگلے خاوند ہی کا
ہوگا - کہا خوب دیڑہ برس سے تو یہان رہتی ہے - پھر میم صاحبہ کا
انکار کہ یہان کے آدمی کا نہین ہے دوسرا گناہ ہی اس سے

معلوم ہوا کہ یہہ صاحبہ کی مرضی سے یہہ حرام کاری ہوی اگر نہین تو یہہ صاحبہ اوسکی طرفداری کیون کرتے ہین- کیا یہہ برس تک بھی اس دیس مین حمل پیٹ مین رہتا ہے آجتک ہا ست اسہ تو اکثر بچون کو پیدا ہوتے دیکھا ہی دیرہ برس تک کوئی بچہ پیٹ مین نہین رہا ہان بکھیل موجودہ مین اس قسم کا مسئلہ ہو تو وہ اور بات ہے مگر قدرت مسلم الثبوت اور حکمت قدیم کے خلاف ہونے سے کون منتے گا ہی- اسکے علاوہ خود یہہ صاحبہ اس عورت کے خاوند کی نسبت پہلے لکھ چکی ہین کہ چھہ برس گذری مر گیا تو اب کیا اوس غریب نے قبر سے نکل کر یہہ بشر ہا کی ہتی جو یہہ صاحبہ خاوند کا حمل کہتے ہین اور اگر خاوند کا حمل ہے تو پادری صاحبون نے اس ولادت کو پوشیدہ کیون رکھا اور اسکے ظاہر کرنے کی ممانعت کیون کرتے ہین اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی عیسائی بھائی عیسائی بہن پر چڑھ گیا جسکا یہہ نتیجہ ہوا- خیر کچھہ ہی ہو مگر روح القدس کی تاثیر اس بی بی اور اوس مرد مسیحی پر جو اسپر کود پڑا اولیٰ ہوی اور جب دو پر اس روح نے اوتنا اثر ظاہر کیا تو اورون کا بھی کیا تھکانا ہے فقط

راقم محمد مراد علی بیمار- از اجمیر-

قبول اسلام

منشور محمدی کے اک مراسلہ نویس صاحب اپنے عنایت نامہ مورخہ ۹- سپٹمبر مین تحریر فرماتے ہین کہ مقام بریلی ضلع چاندہ ملک متوسط ناگپور مین اشخاص مفصلۂ ذیل قوم ہنود مشرف باسلام ہوے-

(۱) مسمی راج دیال برہمن مقیم موضع پتار علاقہ بریلی ضلع چاندہ جسکا نام دین محمد رکھا گیا-

(۲) مسمی کلیان سنگھ بیراگی ساکن موضع مالیوا

(۳) مسمی راجہ سنگھ بیراگی ساکن موضع مالیوا

(۴) مسماۃ لکشمی کنوارن جو مسلمان ہوکر مسمی شجاعت خان مسلمان ساکن قصبۂ ناگ بہر ضلع چاندہ سے نکاح مین آئی

مدیر منشور محمدی- کرمدرجت جناب میر حسین علی صاحب انسپکٹر پولس ضلع برمپوری کا شکر گذار ہے کہ جنکی عنایت سے کیفیت مرقومۂ بالا وصول ہوی- اور امیدوار ہے کہ جناب انسپکٹر صاحب ایسے ہی کوائف قبول اسلام سے کارخانۂ منشور محمدی کو زینت دیتے رہینگے-

مراسلہ

جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ-

بعد سلام نیاز آنکہ بتاریخ ۴ ماہ ۸۲ء مقام رای بریلی بازار کپسر گنج پادری اینک جویل صاحب نے اثنائے گفتگو مین فرمایا کہ مولوی رنگین صاحب بریلوی چند روز سے روپوش ہین اونکا پتہ نہین اگر اونکا پتہ کہین معلوم ہو تو مولوی صاحب ممدوح کے ہت کرتے ذالی جاوین مین نے اونکا قصور دریافت کیا تو قصور کا پتہ نہین لگا اگرچہ مجھکو اسباب کا یقین نہین ہے کیونکہ یہہ لوگ ایسے اشخاص کی غلط خبر بھی اوڑا دیتے ہین تاہم ناظرین اخبار نامدار منشور محمدی کے خدمت مین گذارش ہے کہ جن صاحبون کو مولوی صاحب ممدوح کا پتہ معلوم ہو اور مولوی صاحب ممدوح سے اس امر کو دریافت کرکے اور کوئی حرج نہ ہو یا یہہ خبر غلط ہو تو مہ تحریر اس خبر جھوٹ کے براہ عنایات اون کے حالات و مقامات سے مجھکو بذریعۂ اخبار منشور محمدی اطلاع دین فقط- زیادہ نیاز

عبد المجید محرر کوتھی افیون مسلون-

مطبع خیر خواہ اسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا-